Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم بدھ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۲۵ رجب سنہ ۱۳۹۷ھ ۱۳ وفا ۱۳۵۶ ہش ۱۳ جولائی سنہ ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۵۶

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۳ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق باہر سے آمدہ ۱۲ ماہِ وفا کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

میرے بیٹے عزیزم رشید احمد صاحب ارشد شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ زاہدہ نسرین صاحبہ بنت مکرم شیخ بشیر الدین صاحب بعوض حق مہر مبلغ پانچ ہزار روپیہ محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے ناظر بیت المال (آمد) نے بمقام لاہور پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(خاکسار ملک منظور احمد انور۔ لاہور)

## تعلیم القرآن کے متعلق سندات خوشنودی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ ہدایت فرمائی ہے کہ "خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ ہر سہ تنظیموں کے افراد میں جو سب سے زیادہ تعداد میں افراد یا بچوں کو دورانِ سال ناظرہ و ترجمہ قرآن کریم پڑھائیں ان تنظیموں کی معرفت انہیں سندات خوشنودی دی جایا کریں۔"

یہ سندات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی جائیں گی۔

اِس ہدایت کی تعمیل میں مئی ۱۹۷۶ء تا اپریل ۱۹۷۷ء کے دوران جن افراد نے قرآن کریم ناظرہ یا ترجمہ زیادہ افراد کو پڑھایا ہے ان کی فہرستیں متعلقہ تنظیموں کے صدران کی معرفت درکار ہیں تا انہیں حضور ایدہ اللہ کی طرف سے سندات خوشنودی کا اجراء کیا جا سکے۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد

(تعلیم القرآن)

# مسیحؑ کی مزعومہ صلیبی موت پر خلائی ٹیکنالوجی کی مدد سے جدید ریسرچ کا انکشاف

## اٹلی کے شہر "ٹیورِن" میں محفوظ مقدّس کفن وہی ہے جس میں مسیحؑ کا جسم لپیٹا گیا تھا"

اٹلی کے شہر ٹیورِن میں کلیسیا کے پاس مسیح علیہ السلام کا جو مقدّس کفن محفوظ ہے اُس کے سائنسی مشاہدہ اور تحقیق سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ مسیح علیہ السلام صلیب سے زندہ اتارے گئے تھے۔ زمانۂ حال میں معرضِ وجود میں آنے والی خلائی ٹیکنالوجی کی مدد سے بھی اِس بارہ میں مزید ریسرچ کا سلسلہ جاری ہے اور نئے نئے انکشافات منظر عام پر آ رہے ہیں۔ چنانچہ اس ٹیکنالوجی کی مدد سے جو مزید ریسرچ کی گئی ہے اُس سے بھی اِس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ ٹیورن میں محفوظ مقدس کفن وہی کتانی یا سوتی کپڑا ہے جس میں صلیب پر سے اتارے جانے کے بعد مسیح علیہ السلام کے جسم کو لپیٹا گیا تھا۔ اِس سلسلہ میں گھانا کے معروف انگریزی روز نامے "گھانین ٹائمز" نے اپنے ۱۳ مئی ۱۹۷۷ء کے شمارہ میں روم سے موصول ہونے والی ایک خبر "مقدس کفن" کے زیرعنوان شائع کی ہے۔ اس کا اردو ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:-

## "مقدس کفن"

"روم ۱۲ مئی بروز جمعرات

خلائی تحقیق کی ایک امریکی جماعت نے اِس امر کا ایک نیا ثبوت بہم پہنچایا ہے کہ شمال مغربی اٹلی کے شہر ٹیورِن (TURIN) کے کلیسیا میں جو مقدس کفن محفوظ چلا آ رہا ہے اسے جس انسانی جسم کے گرد لپیٹا گیا تھا وہ یسوع مسیح کے سوا اور کسی کا جسم نہ تھا۔

ویٹیکن میں بشپ کا درجہ رکھنے والے ایک بلند پایہ فاضل محترم گیولیو ریسی (MONSIGNOR GIULIO RICCI) نے روم میں حال ہی میں اِس امر کا انکشاف کیا ہے کہ امریکہ کا فضائی اور خلائی تحقیقات سے متعلق انتظامی ادارہ جو "ناسا" (NASA) کے نام سے موسوم ہے اور جس کا ہیڈ کوارٹر کیلیفورنیا کے شہر پاساڈینا (PASADENA) میں واقع ہے اس کے تحت پروان چڑھنے والی خلائی ٹیکنالوجی اُن زخموں کے متعلق بہت تفصیلی مواد بہم پہنچا رہی ہے جو مقدس کفن میں لپٹے ہوئے شخص کو کوڑوں، صلیب اور کانٹوں کے تاج کی سہ گونہ اذیت سے پہنچے تھے۔

ویٹیکن کے اِس فاضل نے اِس طرف بھی اشارہ کیا کہ اس مقدس کفن کی وجہ سے عہد نامہ جدید میں مذکور بہت سے ضمنی واقعات کو سمجھنے میں بھی بہت مدد ملی ہے۔ مثال کے طور پر اس کا کہنا یہ ہے کہ پیلاطوس کوڑوں کی سزا کے ذریعہ مسیح کو مروانا نہیں چاہتا تھا حالانکہ اُس زمانہ میں یہ معمول نہ تھا (کہ اس امر کا اہتمام کیا جائے کہ کوڑے مارنے کے نتیجہ میں مجرم ہلاک نہ ہونے پائے)۔ اِس کا ثبوت یہ ہے کہ کفن سے عیاں یہ ہوتا ہے کہ کوڑے مسیح کے جسم کے غیر اہم حصوں پر مارے گئے تھے یعنی بازوؤں پر اور سینہ کے پہلوؤں کی جانب نہ کہ اُس حصہ پر جس میں دل ہوتا ہے۔

کفن کے کپڑے پر خون کے دھبوں کے نشان بالکل واضح ہیں اور اس کے رنگ سے اِس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ مُر خاص طور پر استعمال کیا گیا تھا۔ مُر قدیم زمانہ کا ایک مرکب محلول تھا جو مرورِ زمانہ سے رنگ کے پھیکا پڑ جانے کے قدرتی عمل کو روک دیتا تھا۔

ایک خاص قسم کے پھول کے زیرِگل کے دریافت ہونے والے آثار نے (جو پہلی صدی عیسوی میں یہودیہ میں پایا جاتا تھا اور جو اب معدوم ہو چکا ہے) اِس امر کی شہادت فراہم کی ہے کہ اِس کفن میں جس مصلوب کو لپیٹا گیا تھا اُس کی وفات اُسی زمانہ میں واقع ہوئی تھی (یعنی اسے اُس زمانہ میں ہی فوت شدہ تصوّر کیا گیا تھا۔ ناقل) جس زمانہ (باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۳ر وفا ۱۳۵۶ ہش
۱۳ر جولائی ۱۹۷۶ء

# دنیوی اموال و نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کی جائز حد

اسلام رہبانیت کا قائل نہیں ہے۔ اس نے اہلی زندگی گزارنے اور جملہ معاشرتی ذمہ داریاں ادا کرنے پر زور دیا ہے اور اس بارہ میں بہت تفصیلی ہدایات دی ہیں لیکن اس شرط کے ساتھ کہ معاشرتی سرگرمیاں پیدائش انسانی کے مقصد وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ پر نہ صرف یہ کہ برا اثر نہ ڈالیں بلکہ اس مقصد کے حصول میں ممد و معاون ثابت ہوں۔ یہ سرگرمیاں پیدائش انسانی کے اصل مقصد میں محرک اسی وقت ثابت ہوتی ہیں جب انسان ان کو منتہائے مقصود نہ بنا لے اور اصل مقصد کو فراموش کر بیٹھے تو پھر بیوی بچے، مال و دولت اور معیشت کے تمام دوسرے سامان سہولتیں اور آسائشیں انسان کے لئے فتنہ کا موجب بن جاتے ہیں جیسا کہ فرمایا:-

"وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ"
(الانفال آیت ۲۹)

ترجمہ: اور یاد رکھو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولادیں صرف ایک فتنہ ہیں اور یہ کہ اللہ وہ ذات ہے جس کے پاس بڑا اجر ہے۔

ایک طرف اسلام کا رہبانیت سے منع کرنا اور معاشی جدوجہد زور و شور سے جاری رکھنے پر زور دینا اور دوسری طرف مال اور اولاد کو فتنہ قرار دینا بظاہر متضاد معلوم ہوتا ہے لیکن اگر مندرجہ بالا آیت پر غور کیا جائے تو اس میں قطعاً کوئی تضاد نہیں ہے کیونکہ مال اور اولاد اسی وقت فتنہ بنتے ہیں جب انسان ان میں ہی منہمک ہو کر ان کو ہی اپنا منتہائے مقصود بنا لے اور خدا سے یکسر غافل ہو کر اپنے آپ کو اس اجر عظیم سے محروم کر لے جو اطاعت الٰہی کی پابندی کے ساتھ معاشرتی ذمہ داریاں پوری کرنے کے نتیجہ میں اسے ملتا ہے اور اسے حقیقی فلاح سے ہمکنار کرنے کا موجب بنتا ہے۔

دراصل اللہ تعالیٰ نے دنیا کمانے اور دنیوی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے سے منع نہیں کیا۔ جس چیز سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے وہ یہ ہے کہ انسان ان چیزوں کا ہی بندہ بن جائے۔ اس نے ضروری قرار دیا ہے کہ انسان دنیا میں رہ کر دنیا کما کر اور دنیوی نعمتوں سے فائدہ اٹھا کر بھی اپنی نفسانی خواہشات کا غلام نہ بنے بلکہ ان سب چیزوں سے فائدہ اٹھانے کے دوران اپنی پیدائش کے مقصد کو ایک لمحہ کے لئے بھی نہ بھولے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کماحقہ ادائیگی میں فرق نہ آنے دے۔ جب وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو کماحقہ ادا کرنے میں خاص تعہد سے کام لے گا تو وہ ان چیزوں سے جائز فائدہ اٹھاتے ہوئے بھی عنداللہ عبادت کا درجہ اختیار کر لے گا۔ جو لوگ دنیا میں منہمک ہو کر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی سے غافل ہو جاتے ہیں وہ سخت خسارہ میں رہتے ہیں کیونکہ وہ اپنے آپ کو اجر عظیم سے محروم کر لیتے ہیں۔ اسی لئے ایسے لوگوں پر ان لوگوں کی غلطی واضح کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:-

"ایسے چیزیں تو خدا تعالیٰ کی برکات اور اس کی رحمت کے آثار نازل ہوں تو وہ عمر کو بڑھا بھی سکتی ہے۔ مگر ایک وہ شخص جس کا عمر پانے سے مقصد صرف ورلی دنیا ہی کے لذائذ اور حظوظ ہیں اس کی عمر کیا فائدہ بخش ہو سکتی ہے؟ اس میں تو خدا کا حصہ کچھ بھی نہیں۔ وہ اپنی عمر کا مقصد صرف عمدہ کھانے کھانے اور نیند بھر کے سونے اور بیوی بچوں اور عمدہ مکان یا گھوڑے وغیرہ رکھنے یا عمدہ باغات یا فصل پر ختم کرتا ہے۔ وہ تو صرف اپنے پیٹ کا بندہ اور شکم کا عابد ہے۔ اس نے تو اپنا مقصود و مطلوب اور معبود خواہشات نفسانی اور لذائذ حیوانی کو ہی بنایا ہوا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ نے انسان کے سلسلہ پیدائش کی علت غائی صرف عبادت رکھی ہے: مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔ پس جبکہ حصر کر دیا ہے کہ صرف اور صرف عبادت الٰہی مقصد ہونا چاہیئے اور صرف اسی غرض کے لئے یہ سارا کارخانہ بنایا گیا ہے برخلاف اس کے اور ہی اور ارادے اور اور ہی اور خواہشات ہیں ......

خدا نے تو یہی چاہا تھا کہ عبادت کرے اور حق اللہ اور حق العباد کو بجا لاوے مگر یہ آتے ہی بیویوں میں مشغول بچوں میں محو اور اپنے لذائذ کا بندہ بن گیا اور اس اصل مقصد کو بھول ہی گیا۔ بتاؤ اس کا خدا کے سامنے کیا جواب ہوگا۔"

(الحکم ۳۱ر مارچ ۱۹۰۳ء بحوالہ ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۴۷)

وہ جائز حد کیا ہے جس تک دنیوی اموال اور نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کی اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے؟ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی بھی وضاحت فرمائی ہے اور اس ضمن میں ان نعمتوں کے پیدا کرنے اور ان سے جائز حد تک فائدہ اٹھانے کی غرض و غایت کو بھی واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"دنیا کے یہ سامان اور بیوی بچے اور کھانے پینے تو اللہ تعالیٰ نے صرف بطور خدمت کے بنائے تھے۔ جس طرح ایک یکہ بان چند کوس تک ٹٹو سے کام لے کر جب سمجھتا ہے کہ وہ تھک گیا ہے اسے کچھ نہاری اور پانی وغیرہ دیتا ہے اور کچھ مالش کرتا ہے تا اس کی تھکان کا کچھ علاج ہو جاوے اور آگے چلنے کے قابل ہو اور درماندہ ہو کر کہیں راہ میں ہی نہ رہ جائے اس سہارے کے لئے اسے نہاری دیتا ہے۔ سو یہ دنیوی آرام و آسائش اور بیوی بچے اور کھانے کی خوراکیں بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بطور نہاری مقرر کئے ہیں کہ تا وہ تھک کر اور درماندہ ہو کر بھوک پیاس سے مر نہ جاوے اور اس کے قویٰ کے تحلیل ہونے کی تلافی مافات ہوتی جاوے۔ پس یہ چیزیں اسی حد تک جائز ہیں کہ انسان کو اس کی عبادت اور حق اللہ اور حق العباد کے پورا کرنے میں مدد دیں ورنہ اس حد سے آگے نکل کر وہ حیوانوں کی طرح پیٹ کا بندہ اور شکم کا عابد بنا کر مشرک بناتی ہیں اور وہ اسلام کے خلاف ہیں۔ سچ کہا ہے کسی نے ؎

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است
تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است"

(الحکم ۱۳ر مارچ ۱۹۰۳ء بحوالہ ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۴۸)

دنیوی اموال اور نعمتوں سے صرف جائز حد تک فائدہ اٹھانے اور اس حد سے کسی صورت بھی تجاوز نہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنی پیدائش کے اصل مقصد کو ہرگز فراموش نہ ہونے دے اور اس مقصد کو پورا کرنے میں منہمک رہے۔ جائز حد سے انسان اسی وقت ہی تجاوز کرتا ہے جب اپنی پیدائش کا اصل مقصد اس کی نگاہوں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اعتدال سے بچنے کے طریق کو واضح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:-

"مومن شخص کا کام ہے کہ پہلے اپنی زندگی کا مقصد اعلیٰ معلوم کرے اور پھر اس کے مطابق کام کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ خدا تعالیٰ کو تمہاری پرواہ ہی کیا ہے اگر تم اس کی عبادت نہ کرو اور اس سے دعائیں نہ مانگو۔ یہ آیت بھی اصل میں پہلی آیت مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ہی کی شرح ہے۔ جب خدا تعالیٰ کا ارادہ انسان کی خلقت سے صرف عبادت ہے تو مومن کی شان نہیں کہ کسی دوسری چیز کو عین مقصود بنا لے۔ حقوق نفس تو جائز ہیں مگر نفس کی بے اعتدالیاں جائز نہیں۔ حقوق نفس بھی اسی لئے جائز ہیں کہ تا وہ درماندہ ہو کر رہ ہی نہ جائے۔ تم بھی ان چیزوں کو اسی واسطے کام میں لاؤ۔ ان سے کام اس واسطے لو کہ یہ تمہیں عبادت کے لائق بنائے رکھیں نہ اس لئے کہ وہی تمہارا مقصود اعلیٰ ہوں۔ قرآن شریف تو نفس پر موت وارد کرنا چاہتا ہے۔ کھانا پینا صرف جسم کے سہارے کے واسطے ہوں۔ انسانی بدن چونکہ ہر وقت معرض تحلیل میں ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے جائز کیا کہ اس کے قویٰ کی بحالی اور قیام کے لئے یہ چیزیں استعمال کی جاویں......

غرض یہ باتیں ہیں جو ان پر عمل کرنا اور ان کو خوب یاد رکھنا ضروری ہے اور ان سب پر پوری طرح سے قائم ہونا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۴۸، ۲۴۹)

## درخواست دعا

مکرم شیخ عبدالمجید صاحب آف نیشنل ... لاہور کی طبیعت شدید طور پر علیل ہے۔ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ سے دعا کی درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ کریم اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(چوہدری رشید خان نائب قائد ضلع لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

13 جولائی 1977

# جنّوں کی حقیقت

(مکرم محمد الیاس منیر صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ۔ ربوہ)

کائنات میں ہزاروں لاکھوں قسم کی مخلوقات پائی جاتی ہیں ۔ ان میں سے ایک کے سوا باقی تمام مخلوقات بے زبان و بے عقل ہیں ۔ ان میں سے بازبان اور باعقل مخلوق کو خدا تعالیٰ نے بشر سے موسوم کیا اور اسے مختلف گروہوں، طبقوں اور قبیلوں میں تقسیم کر دیا ۔ اس میں سے ایک گروہ کا نام جنّ اور باقیوں کا نام انسان رکھ دیا جس وجہ سے بعض انسان یہ سمجھنے لگے کہ شاید جنّ کوئی علیحدہ مخلوق ہے ۔ اور آہستہ آہستہ یہی خیال اس قدر راسخ ہو گیا کہ یہ ایک عقیدہ کی شکل اختیار کر گیا اور آج کا انسان اس کے متعلق طرح طرح کے اوہام میں مبتلا ہو گیا حتیٰ کہ اگر کسی کے کان خشکی کی وجہ سے بجنے لگیں تو وہ کہتا ہے کہ مجھے جنّ چمٹ گئے ہیں ۔ اور یہ وہم اتنا ترقی پا گیا ہے کہ زندگی کے تمام شعبے اس کی لپیٹ میں آ گئے ہیں ۔

عام لوگ خیال کرتے ہیں کہ کائنات میں ایک ایسی مخلوق موجود ہے جو نظر نہیں آتی اور ہمیشہ پوشیدہ رہ کر اپنی سرگرمیوں میں مشغول رہتی ہے ۔ بعض اقوام کے نزدیک جنّ کوئی علیحدہ مخلوق نہیں ہے بلکہ فرشتے ہی کبھی اچھے ہو جاتے ہیں اور کبھی بُرے اور جنّوں کا روپ اختیار کر لیتے ہیں ۔ اور انہی اقوام میں سے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ فرشتے اور شیطان یا جنّ دو علیحدہ علیحدہ اور مستقل مخلوقات ہیں یعنی یہ اپنی حالت برقرار رکھتے ہیں ۔

ہندوؤں کے نزدیک کائنات میں دو دیو جیسے گندھروا اور اپسرا موجود ہیں اور انہیں ہی جن کہتے ہیں اور ان کے قول کے مطابق یہ روحیں دریائے سندھ کے آس پاس رہتی ہیں اور انہی کے ملاپ سے نسلِ انسانی چلی ہے ۔

جیوئش انسائیکلوپیڈیا میں "شدکی ولی العیذر" لکھتا ہے کہ جنّ شمالی علاقوں میں رہتے ہیں ۔ پھر میگائی میں لکھا ہے کہ جنّ فرشتوں کی طرح اُڑتے ہیں اور شباعت طالمود میں لکھا ہے کہ انسان جنّوں سے تعلقات رکھ سکتے ہیں اور وہ (یعنی جنّ) آسمان کی خبریں سُن لیتے ہیں ۔ ........

## عام مسلمانوں کا عقیدہ :-

مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق جنّ ایک علیحدہ مخلوق ہے اور یہ جنّ مخفی رہتے ہیں ۔ یعنی یہ ایک غیر مرئی مخلوق ہے ۔ جنّ نیک بھی ہوتے ہیں اور بد بھی، نیز وہ لوگوں پر متصرف ہو کر طرح طرح کی مشکلات میں مبتلا کر دیتے ہیں ۔ لیکن بعض تدابیر سے ان کو بھی متصرف کیا جا سکتا ہے ۔

عرب میں ایک وادی ہے جسے "سید الوادی" کہتے ہیں ۔ اس کے متعلق ان کا دعویٰ ہے کہ اس میں جنّ متصرف ہے اور وہ یہاں آتا جاتا ہے ۔ عرب اس کی عزت اور ادب بھی کرتے ہیں اور خدا کی طرح اس سے ڈرتے بھی ہیں لیکن اس کی عبادت نہیں کرتے ۔ اس کے علاوہ تمام مفسرین قرآن نے جنّوں کے وجود کا اقرار کیا ہے، صرف بوعلی سینا نے جنّوں کے متعلق تحقیق کر کے ان کی عدم موجودگی ثابت کی ہے ۔

مسلمانوں کا جنّوں کے متعلق عقیدہ عہد حاضر کے مفسر قرآن مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیے جو یقیناً مسلمانوں کے خیالات کی عکاسی کرتا ہے ۔ مولانا صاحب رقمطراز ہیں :-

"جن اپنا ایک مستقل خارجی وجود رکھتے ہیں اور وہ انسان سے الگ ایک دوسری ہی نوع کی پوشیدہ مخلوق ہیں ۔ ان کی پُراسرار صفات کی وجہ سے جاہل لوگوں نے ان کی ہستی اور ان کی طاقتوں کے متعلق بڑے مبالغہ آمیز تصورات قائم کر رکھے ہیں ۔ حتیٰ کہ ان کی پرستش تک کر ڈالی گئی ہے مگر قرآن نے ان کی اصل حقیقت پوری طرح کھول کر بیان کر دی ہے ۔ جس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ کیا ہیں اور کیا نہیں ۔"

(تفہیم القرآن زیرِ تفسیر سورۃ جنّ) ۔

اس کے بعد مولانا صاحب جنّوں کے الگ وجود کی دلیل احساساتی فلسفہ میں یوں دیتے ہیں :-

"یہاں جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ جو کچھ محسوس نہیں ہے وہ موجود نہیں ہے اور اسے لازماً محسوس ہونا چاہیئے وہ دراصل خود اپنے ذہن کی تنگی کا ثبوت دیتا ہے ۔"

(تفہیم القرآن زیرِ تفسیر سورۃ الجن)

بات تو مولانا صاحب نے معقول ہی کہی ہے ۔ اگر کوئی شخص ہر چیز کے وجود کے لئے احساس طلب کرنے لگے تو اسے بہت سی ہستیوں کا انکار کرنا پڑے گا ۔ (نعوذ باللہ) لیکن اب اس مسئلہ کے فیصلہ کے لئے اس کی گہرائیوں کی سیر کی ضرورت ہے ۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانہ میں آپؐ کے روحانی فرزند حضرت امام مہدی علیہ السلام مبعوث ہوئے اور اس مسئلہ کو حل کرنے کا دعویٰ فرمایا ۔ چنانچہ جنّوں کی حقیقت کے متعلق ایک دفعہ سوال ہوا تو فرمایا :-

"اس پر ہمارا ایمان ہے عرفان نہیں، نیز جنّات کی ہمیں اپنی عبادت، معاشرت، تمدن اور سیاست وغیرہ امور میں ضرورت ہی کیا ہے؟"

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۳۱)

یعنی جس امر کا بیان قرآن پاک میں ہوا ہے اس پر ہم مکمل ایمان رکھتے ہیں لیکن ان کے متعلق جو دوسری کہانیاں اور قصے مشہور ہیں انہیں سچا نہیں مانتے ۔ چنانچہ اسی کے مطابق آج تک جتنے علماء اور مفسروں نے جنّوں کا اقرار کیا ہے انہوں نے قرآن حکیم کی آیات کے محض لفظی تراجم سے یہ اخذ کیا ہے اور لفظ جنّ سے مراد انسان کے علاوہ ایک غیر مرئی مخلوق سمجھ لیا ہے ۔ یہ مفسر ایک کے بعد دوسرے کی تفسیر و تشریح سے کام لیتے رہے اور عوام الناس کو طرح طرح کے اوہام میں مبتلا کرتے رہے ۔

چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کی روشنی میں ان کے ہی خلیفہ حضرت المصلح الموعودؓ نے جنّوں کے متعلق پوری تحقیق کی اور مختلف قرآنی آیات کی تفسیر کے لئے پُرانے بادشاہوں کی تاریخیں پڑھیں اور ثابت کیا کہ قرآنی جنّ کسی قسم کی کوئی غیر مرئی اور انسان کے علاوہ اور کوئی مخلوق نہیں بلکہ بشر کے ایک گروہ کا نام جنّ رکھا گیا ہے ۔

دراصل لفظ "جنّ" کی ابتدائی تاریخ یوں ہے کہ حضرت آدمؑ سے قبل دنیا میں جو لوگ تھے وہ غیر مہذب و غیر متمدن تھے ۔ وہ پہاڑوں کی غاروں میں زندگی بسر کرتے تھے ۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے ان کی اصلاح کے لئے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا اور انہیں اخلاقی اقدار سے آگاہ فرمایا اور دوسرے لوگوں کی اصلاح کرنے کا ارشاد فرمایا ۔ چنانچہ انہوں نے پیغام الٰہی لوگوں تک پہنچایا جسے بعضوں نے قبول کیا اور بعض اس کے منکر ہو گئے ۔ اب جو لوگ آپ کی اطاعت کرتے ہوئے تہذیب کے زیور سے آراستہ ہونے کے لئے تیار ہوئے اور جنہوں نے آپ کی بات نہ مانی ان میں امتیاز کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے بالکل بنیادی طور پر دو اصطلاحیں حضرت آدمؑ اور بعد میں آنے والوں کو بتائیں اور اس طرح سے حضرت آدمؑ کی اطاعت کرنے والوں کو "انسان" اور نافرمانی کرنے والوں کو "جنّ" کہا گیا ۔ جو کہ ان کے غاروں میں چھپے رہنے اور اطاعت کا جُوا اپنی گردنوں پر نہ رکھنے کی مناسبت سے کہا گیا ۔ اور آہستہ آہستہ مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ یہ اصطلاح بگڑتی چلی گئی اور آج کے لوگ اس کا مطلب بڑا خوفناک طرز پر کرنے لگ گئے ہیں یہاں تک کہ آجکل کی علمی اور ادبی ترقی کے لحاظ سے انسان کی دو قسموں مومن اور کافر کے بروزن ہیں ۔

"جنّ" کا مادہ "ج ن ن" ہے اور یہ جَنّ یَجِنُّ سے اسم جنس ہے ۔ اس لفظ کے دو اسم مصدر آتے ہیں، جَنًّا اور جُنُونًا ۔ اس کے بنیادی معنی ہیں "پردہ ڈال کر اندھیرا کر دینا" (۲) "رات کی تاریکی چھا جانا" (۳) جَنِین (یعنی پیدائش سے پہلے بچہ) کا رحم میں پوشیدہ ہونا" ۔

لفظ "جنّ" کی جمع اور اسم فاعل جَانّ ہے جس سے مراد بہت سے "جنّ" ہیں ۔ اس کے علاوہ قرآن پاک میں لفظ "جَانّ" "چھوٹے سانپ" کے معنوں میں بھی استعمال ہے ۔

لفظ "جَانّ" کے تیسرے معنے "جنّوں کا مورثِ اعلیٰ" ہیں ۔ جنان سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مراد دل بھی ہوتا ہے جو کہ سینہ میں چھپا ہوا ہوتا ہے ـــــ لفظ "جن" قرآن کریم میں مختلف حالتوں میں کُل چالیس مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ اس کا اسم مفعول "مجنون" کُل گیارہ دفعہ قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے۔

منجد میں جن سے مراد ایسی مخلوق لی گئی ہے جو روحوں اور انسانوں کے بین بین ہو اور وہ آنکھوں سے چھپی رہے ـــــ عربی کے علاوہ انگریزی لغت کا مطالعہ کرنے سے بھی ہمیں یہی معلوم ہوتا ہے کہ "جن" کوئی علیحدہ مخلوق نہیں بلکہ جن سے مراد ہر ظالم، غصیلہ، بد اندیش، جان لیوا، کینہ پرور، عظیم اور غیر معمولی ذہین، تباہی اور بربادی پھیلانے والا اور بے قابو، جو کسی مکان میں نہ رہتا ہو "جن" کہلاتا ہے ـــ

لفظ "جن" حشرات الارض کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ نیز ہر وہ چیز بھی "جن" کہلاتی ہے جو دوسری چیزوں پر اندھیرا کر دے ـــ

پس ان عقائد اور لفظ "جن" کی لغوی تشریح اور ٹھوس دلائل (جو ابھی بیان ہونے ہیں) کی بناء پر جماعت احمدیہ یہ یقین رکھتی ہے کہ جن کوئی غیر مرئی مخلوق نہیں ہے بلکہ انسانوں ہی کے ایک گروہ کو جو اکثر مخفی رہتا ہے یا کوئی بڑا شخص بلحاظ عہدہ یا جسم جس سے لوگ ڈریں ـــ جن کہلاتا ہے۔ جیسا کہ مغربی علاقوں کے رہنے والوں کو ظاہری شکل و صورت کے علاوہ ان کی طاقت و قوت کی وجہ سے بھی ہندوؤں نے "جن" قرار دیا کہ وہ ہمیشہ ہندوستان پر حملہ کرتے رہتے تھے ـــ

## جنوں کے غیر مرئی مخلوق نہ ہونے پر دلائل :-

اوّل ـ سورۃ سبا میں یہ ذکر ہے کہ "جن" حضرت سلیمانؑ کے لئے دربار کا کمرہ، مسجد کا محراب اور محل بناتے تھے اور مجسمے اور بڑے بڑے حوض جو کنوؤں کی طرح تھے اور بڑی بڑی دیگیں تیار کرتے تھے ـــ اب اگر ہم تاریخ کے اوراق اپنی نظروں سے گزاریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ایک دفعہ حضرت سلیمانؑ نے ایک بڑی عبادت گاہ تعمیر کرنے کا ارادہ کیا تو آپ نے "صور" کے بادشاہ کو پیغام بھیجا کہ وہ کچھ ایسے انجنیئر بھجوائے جو سونے، روپے، لوہے، پیتل، ارغوانی اور قرمزی اور آسمانی رنگوں کے کاموں میں ہوشیار اور ان کی نقاشی میں ماہر ہوں۔ نیز آپ نے وہاں سے لکڑی بھی منگوائی۔ چنانچہ اس پر ایک انجنیئر حورام ابی نامی بھیجا گیا جو کہ ان سب فنون میں ماہر تھا۔ اس کے ہاتھ بادشاہ نے یہ پیغام بھی بھیجا کہ لکڑی کاٹنا شروع کر دی گئی ہے اس لئے لکڑی کاٹنے والوں کی مزدوری بھجوا دیں۔ اس کے بعد حضرت سلیمانؑ نے اسرائیل کے ملک میں رہنے والے پردیسیوں کی گنتی کی۔ اس کے مطابق یہ لوگ ایک لاکھ ترپن ہزار چھ سو ہوئے ان میں سے ستر ہزار کو باربرداری اور اسی ہزار کو پہاڑ توڑنے پر مقرر کیا گیا۔ اور تین ہزار اور چھ سو ان سے کام لینے پر مقرر ہوئے

صور کے بھجوائے ہوئے انجنیئر نے حضرت سلیمانؑ کے کہنے کے مطابق ایک بہت بڑا ہال معہ عبادت یعنی "محرابیں" اس ہال میں دیواروں کے اندر کھود کر فرشتوں کے مجسمے یعنی "تماثیل"، ایک بڑا حوض اور دس چھوٹے حوض یعنی "جفان" اور بڑے حوض کے نیچے بارہ بیل اور دیگیں اور اور پھاوڑے اور کانٹے یعنی "قدور راسیات" بنائے۔

(بائیبل تواریخ باب ۲، ۳، ۴ آیات ۲، ۳، ۷، ۶ تا ۱۸)

آپ ان حقائق سے اچھی طرح سمجھ چکے ہوں گے کہ قرآن پاک نے حضرت سلیمانؑ کے جنوں کے متعلق جو کچھ کہا ہے وہ جن غیر مرئی مخلوق تھی یا انسان؟ اس حقیقت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت سلیمانؑ کے کوئی ایسے جن نہ تھے جن کے متعلق مختلف کہانیاں مشہور ہیں۔ نیز اس سے "جن" کی اصلیت بھی عیاں ہو جاتی ہے یعنی وہ انسان ہی تھے لیکن غیر ملکی تھے جس کی وجہ سے انہیں جن کہا گیا۔ اس سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ لفظ "جن" غیر ملکیوں کے لئے بھی استعمال ہو سکتا ہے۔

دوم ـ قرآن پاک میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے :-

يَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ أَنفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ (النحل)

یعنی قیامت کے دن ہر امت کا رسول جو انہی میں سے ہوگا بطور گواہ لایا جائیگا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُمت محمدیہ اور اس زمانہ کے لوگوں پر بطور گواہ بھیجا جائے گا۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر جن بھی کوئی ایسی قوم ہے جو ایمان لاتی ہے تو اس پر گواہی کون دے گا؟ کیونکہ نہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنوں میں سے تھے اور نہ ہی حضرت موسیٰؑ۔ اور اس طرح سے وہ گواہی نہ دے سکیں گے اور جن بغیر بدلہ کے رہ جائیں گے یعنی نہ جنت میں اور نہ ہی جہنم میں جائیں گے ـــ لیکن قرآن پاک میں ایک دوسری جگہ فرمایا ہم نے جہنم کو جنوں اور انسانوں کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس سے یہ استدلال ہوتا ہے کہ جن انسان ہی ہیں اور ان کے لئے گواہی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی دیں گے ـــ صرف اُن کو دوسرے علاقوں میں رہنے کی وجہ سے جن قرار دیا گیا ـــ

سوم ـ سورۃ الانعام میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے :-

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا - (الانعام)

یعنی اے جنوں اور انسانوں کی جماعت! کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں میری آیات پڑھ کر سناتے اور اس دن کی ملاقات سے ہوشیار کرتے؟

اس آیت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جنوں کی طرف جنوں میں سے ہی نبی آنے چاہئیں اور انسانوں میں انسانوں میں سے ہی ـــ لیکن ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی دنیا میں مبعوث ہوئے ہیں ان میں سے کسی ایک کے متعلق بھی یہ مسلّم نہیں کہ وہ جن تھا ـــ اس کے برعکس وہ انسانوں میں آنے والے انسان نبیوں پر ایمان لاتے رہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جن سے مراد انسانوں کا ہی ایک گروہ ہے۔ بصورت دیگر جنوں میں جنوں ہی سے ہی نبی آنے چاہیئے تھے۔ لیکن ان میں کوئی نبی نہ آیا بلکہ وہ انسان نبیوں پر ایمان لاتے رہے۔

چہارم ـ اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ میں فرماتا ہے :-

فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ -

یعنی اُس آگ سے بچو جس کا ایندھن لوگ اور پتھر وغیرہ ہوں گے۔

اگر جن کوئی علیحدہ وجود رکھتے ہوتے تو یہاں "الناس" کے ساتھ "الجن" بھی ہونا چاہیئے تھا کیونکہ دوسری جگہ جنوں کو دوزخی قرار دیا گیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جن کوئی علیحدہ مخلوق نہیں بلکہ انسانوں کا ہی ایک گروہ ہے۔ اور بعض مقامات پر جنوں کو توجہ دلانے کے لئے ان کا نام الناس کے ساتھ بھی لے لیا ہے۔

پنجم ـ سورۃ اعراف میں اللہ تعالیٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ یوں بیان فرمایا ہے :-

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا -

پھر سورۃ سبا میں فرمایا :-

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ -

یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی نوع انسان کے لئے مبعوث کیا۔ اس جگہ جنوں کو رسالت میں شامل نہیں فرمایا۔ اگر جن کوئی علیحدہ قوم ہے اور اس کے لئے بھی آپ پر ایمان لانا ضروری ہے یا جائز ہی تھا تو اس آیت میں الناس کے ساتھ الجن کا ذکر بھی ضروری تھا۔ مگر قرآن کریم میں ایسا ذکر نہیں کیا گیا۔ پس جو جن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تھے وہ انسان ہی تھے اور اسی لئے وہ آپ پر ایمان لانے کے لئے مکلف تھے۔

اس آیت سے یہ استدلال بھی ہوتا ہے کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت سے کوئی انسان باہر نہیں اسی طرح انسانوں کے سوا کوئی دوسری مخلوق آپ پر ایمان لانے کے لئے مکلف بھی نہیں۔

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے دوسرے انبیاء سے پانچ خوبیاں دیکر ممتاز کیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک خوبی یہ بھی ہے کہ میں تمام انسانوں کی طرف رسول ہوں لیکن ایمان تو آپ پر جن بھی لائے۔ پس جنوں کا آپ پر ایمان لانا یہ ثابت کرتا ہے کہ یہ جن انسان ہی تھے نہ کہ کوئی دوسری مخلوق۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانیوالے جن بھی در اصل انسان ہی تھے کیونکہ جن اگر کوئی مکلف قوم ہے تو اسے صرف اس نبی پر ایمان لانا فرض ہے جو انکی جنس میں سے ہو حضرت موسیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## قائدین کرام چندہ جات کی تدریجی وصولی کیلئے کوشش فرمائیں! (خدام الاحمدیہ)

# وصایا

**ضروری نوٹ:**

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت سے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

**مسل ۲۳۲۲۱:**

میں عبدالرشید بھٹی ولد محمد عبداللہ صاحب پیشہ ٹیچر عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن اوگالی اکارو (نائیجیریا) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۷/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۵ نیرا بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: عبدالرشید بھٹی احمدیہ گرامر سکول۔ پی او بکس ۸ اوگالی اکارو۔ نائیجیریا۔ گواہ شد: ایس آر خورشید وصیت نمبر ۲۰۱۱۵ لیگوس۔ گواہ شد: محمد اجمل شاہد امیر اینڈ مشنری انچارج لیگوس (نائیجیریا)

**مسل ۲۳۲۲۲:**

میں اے او سلامی ولد عبدالسلام ایرودے صاحب پیشہ مشنری عمر ۲۶ سال بیعت ۷۶ء ساکن باریگا لیگوس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۳/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۰ نیرا بصورت مشنری ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: اے او سلامی۔ ۱۳ گریس سٹریٹ باریگا۔ لیگوس (نائیجیریا) گواہ شد: ایم اجمل شاہد امیر اینڈ مشنری انچارج لیگوس۔ گواہ شد: ایس آر خورشید 45 Idumagbo AVE LAGOS.

**مسل ۲۳۲۲۳:**

میں عبدالرزاق ایڈلیٹا ولد لوبیکراو تائیجو صاحب پیشہ مکینک عمر ۵۰ سال بیعت جنوری ۱۹۵۱ء ساکن لیگوس (نائیجیریا) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۵/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ سالانہ آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۰۰۰ نیرا ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: عبدالرزاق ایڈلیٹا ۲۲ کوزنی سٹریٹ یابا۔ لیگوس سٹیٹ (نائیجیریا) گواہ شد: ایم اجمل شاہد امیر اینڈ مشنری انچارج لیگوس نائیجیریا۔ گواہ شد: ایس آر خورشید وصیت نمبر ۲۰۱۱۵ لیگوس۔

**مسل ۲۳۲۲۴:**

میں الحاج ابوبکر اجو بے کوکانٹے بن عبدالقادری اڈونی کوکانٹے صاحب پیشہ پنشنر عمر ۶۲ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن پالم گروو سومولو (نائیجیریا) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۵/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

ایک مکان واقع ۳۰ نلو لورود سومولو لگوس مالیتی -/۹۰۰۰ نیرا۔ (۲) مکان واقع ۳ ایبمی سٹریٹ پالم گروو مالیتی -/۸۵۵۰ نیرا۔ (۳) مکان واقع ۵ ایبمی سٹریٹ پالم گروو مالیتی -/۸۰۰۰ نیرا۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ نیرا ماہوار آمد بصورت پنشن ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: الحاج ابوبکر اجو بے کوکانٹے ۳۰ ایلیبی سٹریٹ Idumota پالم گروو سومولو (لیگوس) گواہ شد: ایم اے بسل 45 Idumagbo Ave لیگوس۔ گواہ شد: ایم اجمل شاہد امیر اینڈ مشنری انچارج لیگوس۔

**مسل ۲۳۲۲۵:**

میں ہاشم اکیلا جے ابراہیم ولد ابراہیم صاحب پیشہ مشنری عمر ۲۸ سال بیعت ۶/۲۱ ساکن لیگوس (نائیجیریا) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۵ نیرا بصورت مشنری ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: ہاشم اکیلا جے ابراہیم۔ ۳ اکوڈولاہی سٹریٹ اکارو لیور روڈ ایبوتھن لیگوس۔ گواہ شد: ایم اجمل شاہد امیر اینڈ مشنری انچارج لیگوس۔ گواہ شد: ایس۔ آر۔ خورشید۔ وصیت نمبر ۲۰۱۱۵ لیگوس۔

## چوری کرنے پر ہاتھ کاٹنے اور ڈکیتی پر موت کی سزا دی جائیگی۔

### صوبائی، مذہبی اور طبقاتی منافرت پھیلانے والوں کو دس برس قید بامشقت اور تیس کوڑوں کی سزا دی جاسکے گی:

راولپنڈی ۱۰ جولائی (اپ پ) چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر اور چیف آف آرمی سٹاف جنرل محمد ضیاء الحق نے آج ۱۴ ضابطے جاری کئے ہیں۔ جن میں مختلف جرائم کے لئے سزاؤں کا تعین کیا گیا ہے چوری کے مجرموں کے ہاتھ کاٹنے، پانچ برس قید بامشقت یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔ خواتین کی بے حرمتی کی نیت سے آوازے کسنے۔ اشارے بازی یا کسی چیز کی نمائش کرنے یا کسی خاتون کی خلوت میں مداخلت کرنے پر دس برس قید بامشقت، ۳۰ کوڑے یا دونوں سزائیں دی جاسکیں گی۔ تعلیمی اداروں میں ہڑتالوں اور ایجی ٹیشن سیاسی سرگرمیوں کی ممانعت کردی گئی ہے اس کی خلاف ورزی پر ۵ برس قید بامشقت، ۵ کوڑے یا دونوں سزائیں دی جاسکیں گی۔ مختلف صوبوں، طبقوں، فرقوں کے مابین منافرت یا عناد کا موجب بننے والے ہر قسم کے لٹریچر کی اشاعت طباعت، تقسیم یا اس میں معاونت ممنوع قرار دی گئی ہے اس کے لئے ۱۰ برس قید اور ۳۰ کوڑے یا دونوں سزائیں دی جاسکیں گی۔ سول یا ملٹری فورسز کے کسی رکن پر حملہ کرنے، اسے زخمی کرنے، اس کے فرائض میں مزاحمت کرنے۔ سڑکوں، مواصلاتی اڈوں، ٹیلی گراف، ٹیلی فون [illegible] کی تنصیبات یا دیگر سرکاری املاک کو نقصان پہنچانے یا ان میں خلل ڈالنے پر بھی موت کی سزا دی جاسکے گی۔ یہ واضح کردیا گیا ہے کہ موت یا ہاتھ کاٹنے کی سزا کی توثیق چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کریں گے۔ سزائے موت کے بارے میں وضاحت کی گئی ہے کہ یہ سزا پھانسی یا دیگر ایسے طریقے سے دی جائے گی کہ جس کی عدالت حکم دے گی ہاتھ کاٹنے کی سزا پر عمل مستند سرجن کرے گا اس سے پہلے مجرم کا ہاتھ سن کیا جائے گا۔ اور ہاتھ کلائی سے کاٹا جائے گا یہ سزا جیل میں یا سرعام جیسا کہ عدالت حکم دے۔ دی جائے گی۔

(نوائے وقت ۱۲ جولائی ۱۹۷۷ء)

## وعدہ کنندگان "سرائے خدمت فنڈ" ادائیگی کیطرف توجہ فرمائیں! (مہتمم مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah


# ایک جامع دعا جسے رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم بڑی کثرت سے پڑھا کرتے تھے

## ہم پر کوئی ساعت ایسی نہ آئے جو بُری ہو اور آگ کا عذاب ہمارے قریب نہ پہنچے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"فرمایا وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً

آخرت میں بھی ہمیں وہ چیز دے جو حسنہ ہو یعنی وہ بھی ظاہر و باطن میں ہمارے لئے اچھی ہو۔ ممکن ہے کوئی کہے کہ آخرت میں تو ہر چیز اچھی ہوتی ہے وہاں کی چیزوں کے لئے حسنہ کا لفظ کیوں استعمال کیا گیا ہے سو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ بات غلط ہے آخرت میں بھی بعض چیزیں ایسی ہیں جو باطن میں اچھی ہیں مگر ظاہر میں بُری ہیں۔ مثلاً دوزخ ہے قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ انسان کی اصلاح کا ذریعہ ہے۔ پس ایک لحاظ سے وہ اچھی چیز ہے مگر ایک لحاظ سے وہ بُری بھی ہے۔ پس جب آخرت کے لئے خدا تعالیٰ نے حسنہ کا لفظ رکھا تو اِس لئے کہ تم یہ دعا کرو کہ الٰہی ہماری اصلاح دوزخ سے نہ ہو بلکہ تیرے فضل سے ہو۔

اور آخرت میں ہمیں وہ چیز نہ دیجیو جو صرف باطن میں ہی اچھی ہو۔ جیسے دوزخ باطن میں اچھا ہے کہ اس سے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے مگر ظاہر میں بُرا ہے کیونکہ وہ عذاب ہے۔ آخرت میں حسنہ صرف جنّت ہے جس کا ظاہر بھی اچھا ہے اور جس کا باطن بھی اچھا ہے۔

پھر فرمایا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ہم کو عذابِ نار سے بچا۔ اس سے مراد وہی عذابِ نار نہیں جو مرنے کے بعد ملے گا۔ یہ عذابِ نار دُنیا کے ساتھ بھی تعلق رکھتا ہے کیونکہ دُنیا اور آخرت دونوں کے ساتھ تعلق رکھنے والی دعاؤں کے بعد وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ کہا گیا ہے۔ پس وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ کے معنے یہ ہیں کہ ہمیں دُنیا کے عذابِ نار سے بھی بچا اور آخرت کے عذابِ نار سے بھی محفوظ رکھ۔ ہم دیکھتے ہیں دُنیا میں کئی لوگ عذابِ نار میں گرفتار ہوتے ہیں انہیں کئی قسم کے دُکھ ہوتے ہیں تکلیفیں ہوتی ہیں۔ حسرتیں ہوتی ہیں۔ قسم قسم کے مصائب ہوتے ہیں۔ مگر جب انسان اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ خدایا مجھے عذابِ نار سے بچا تو خدا تعالیٰ اُسے اس عذاب سے بچا لیتا ہے تب وہ چیزیں جو پہلے اُس کے لئے نار تھیں جنّت بن جاتی ہیں۔

اسی طرح اس سے مراد آخرت کا عذاب بھی ہے جس سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ دعا سکھلائی ہے بظاہر یہ ایک مختصر سی دعا ہے مگر بڑی جامع اور وسیع دعا ہے... اگر کوئی سپاہی لڑائی میں شامل ہو اور وہ یہ دعا کرے تو اس کی دعا کے یہ معنے ہوں گے کہ اس لڑائی کے بد اثرات سے مجھے بچا۔ بندوق کی گولی آئے تو وہ مس کر جائے۔ میرے دائیں نکل جائے یا بائیں نکل جائے، اوپر نکل جائے یا نیچے نکل جائے بہرحال وہ مجھے نہ لگے اور میں اس سے محفوظ رہوں۔ پس یہ ایک جامع دعا ہے جو اسلام نے سکھائی ہے اور جسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بڑی کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ البقرہ ص۴۴۶)

---

**لازمی چندہ جات کی ادائیگی ماہ بماہ کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔**

(ناظر بیت المال آمد)

---

## صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

اِس حقیقت سے انکار نہیں کہ یورپ کے ممالک کو عیسائیت کا گڑھ خیال کیا جاتا تھا اور ان ممالک کے متعلق مسلمانوں میں یہ غلط تاثر پایا جاتا تھا کہ چونکہ یورپ کی زمین اسلام کے اثر و نفوذ کے لئے سنگلاخ ہے اِس لئے ہمیں ان لوگوں کو تبلیغِ اسلام کرنے میں اپنی طاقت کو خرچ نہیں کرنا چاہیئے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ نے اِس تاثر کو غلط ثابت کر دیا ہے۔ یورپ کے سات ممالک میں شاندار مساجد تعمیر ہو چکی ہیں جہاں سے دن میں پانچ وقت اللہ واحد و یگانہ کا نام بلند ہوتا ہے۔ کلام اللہ کا متن اور کئی زبانوں میں ترجمہ اور تفسیر کثرت سے شائع کی گئی۔ مبلغینِ اسلام رات دن تبلیغِ اسلام میں مصروف ہیں اور سعید روحیں اسلام قبول کر رہی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس کام کو مزید وسعت دے رہے ہیں۔ غلبۂ اسلام کے جلد حصول کی خاطر صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط کر کے ہم اس جہاد میں شریک ہو سکتے ہیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

---

## مسیح کی مزعومہ صلیبی موت پر جدید ریسرچ کا انکشاف (بقیہ صفحہ اول)

ہیں (عیسائی عقیدہ کی رُو سے۔ ناقل) مسیح نے وفات پائی تھی۔

کفن کی تاریخ کے بارہ میں تازہ ترین تحقیق کفن کے اُس سوتی کپڑے کے ان فوٹوؤں پر مبنی ہے جو ۱۹۶۹ء میں سیمابی لیمپوں سے نکلنے والی تیز بنفشی شعاعوں کی مدد سے لئے گئے تھے۔ ان تصویروں کو ۱۹۷۵ء اور ۱۹۷۶ء میں اُسی تکنیکی طریقے سے بڑا کیا گیا اور ایک خاص عمل میں سے گزارا گیا تھا جو پرساڈینا کے خلائی تحقیق کے مرکز میں چاند اور مریخ کی تصاویر کو بڑا کرنے کے لئے ایجاد کیا گیا ہے۔"

(ترجمہ از "گھانین ٹائمز" بابت ۱۳ مئی ۱۹۷۷ء)

---

اپنی نوعیت کا واحد ادارہ

**نسیم سٹیل فکسر شٹرنگ کارپینٹر و پائپ فٹنگ ٹریننگ سنٹر لاہور**

سٹیل فکسر فیس مکمل کورس -/۱۰۰ روپیہ اور کورس مدت ۲ ہفتے
شٹرنگ کارپینٹر فیس مکمل کورس -/۱۰۰ روپیہ " مدت ۲ ہفتے
پائپ فٹنگ پلمبر کورس فیس -/۱۵۰ روپیہ مدت ۳ ہفتے

احمدی حضرات کو ۱۰ فیصد رعایت

**نسیم سٹیل فکسر شٹرنگ کارپینٹر و پائپ فٹنگ ٹریننگ سنٹر**

اندرون موچی گیٹ لاہور

---

## درخواستِ دعا

مورخہ ۱۱ جولائی سے میرے بنک کے امتحانات شروع ہو رہے ہیں۔ تمام احبابِ جماعت و بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں نمایاں کامیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ نیز انڈونیشیا میں میرے چچا سرابایا ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں ان کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار محمد محسن چوہان ٹاکی محلہ گوجرہ ضلع لائلپور)

(۲) میرا چھوٹا بھائی محمد خالد روزگار کے سلسلہ میں ملک سے باہر گیا ہوا ہے

جملہ احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔
(حوالدار محمد شفیع۔ اسلام نگر۔ لائلپور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴